فیکٹری میں بہت زیادہ شور والی جگہ پر نماز پڑھنا کیسا؟

دارُالافتاءاھلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FSD-8694 تاریخ: 27-12-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ میں لوم فیکٹری میں کام کرتا ہوں۔ نماز کے وقت وہیں سائیڈ پر ایک جگہ ہے، جہاں ملازم نماز پڑھ لیتے ہیں، مگر وہاں بہت زیادہ شور ہوتا ہے۔ کیا ایسی جگہ نماز پڑھنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

"نماز" بارگاہِ رب ذو الجلال میں حاضری کا وقت ہے اور شریعت کو اِس میں مکمل خشوع و خضوع مطلوب ہے۔ ایسی نماز کو ہی قرآن حکیم میں اصحابِ فلاح یعنی کامیاب لوگوں کی نماز قرار دیا گیا۔ ارشاد ہوا﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿1﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴾ ترجمہ: بیشک ایمان والے کامیاب ہو گئے۔ جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔(المؤمنون:01.02) نماز کے دوران پریشان ذہنی، عدم توجہی اور جلد بازی ہرگز بارگاہِ الٰہی کے شایاں نہیں، بلکہ حُضُورِ ذہنی، کامل توجہ اور اِعْتِدال واِطْمینان نماز کا حسن اور شریعت کو مطلوب ہے۔ اگر ہم فلسفہِ عبادات سمجھیں تو ہمیں ہر عبادت کو "علیٰ منھجِ الاِحسان" بجا لانے کا حکم ارشاد فرمایا گیا، جیسا کہ حدیث جبریل اِس پر شاہد ہے۔ اِسی "عملِ احسن" کے امتحان کے لیے موت وحیات کو پیدا کیا گیا، چنانچہ فرمایا گیا﴿ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴾ ترجمہ: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔(الملک:02)

دیگر عبادات اور بالخصوص نماز کی ایسی عظمت وشان کے سبب فقہائے اسلام نے اس کے آداب کو باقاعدہ اہتمام سے بیان فرمایا، چنانچہ کتبِ فقہ میں باقاعدہ ایسے مقامات اور جگہوں کو بیان کیا گیا کہ جہاں مختلف وجوہات اور بالخصوص خشوع و خضوع میں خلل پیدا کرنے والے اُمور کے سبب نماز پڑھنے کو شرعاً ناپسندیدہ قرار دیا گیا۔ اُن مقامات میں ایک وہ جگہ بھی ہے کہ جہاں بہت زیادہ شور ہو یا قریب لوگ اونچی آواز میں گفتگو کر رہے ہوں اور اُس شور اور کلام کے سبب نمازی کی توجہ بٹے اور پریشان ذہنی پیدا ہو، تو وہاں نماز پڑھنے کو مکروہ اور ناپسندیدہ قرار دیا گیا، لہذا صورتِ مسئولہ میں اَوّلاً یاد رکھیے کہ مرد پر مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا واجب ہے اور بلا عذرِ شرعی جماعت ترک کرنا، ناجائز و گناہ ہے اور اگر شرعی اعتبار سے جماعت واجب نہ ہو، تو پھر آپ ایسی جگہ نماز نہ پڑھیں کہ جہاں ایسا شدید شور ہو، بلکہ اگر فیکٹری میں ہی کوئی پُر سکون جگہ میسر ہو یا باہر ایسی جگہ مل جائے کہ جہاں ایسا شور نہ ہو، تو وہاں نماز پڑھی جائے۔

جب حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے "احسان" کی مراد کے متعلق استفسار فرمایا، تو نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مطلقاً معیارِ عبادت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: أن تعبد اللہ كأنك تراه، فإن لم تكن تراه فإنه يراك" ترجمہ: (احسان یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو کہ گویا تم خدا کے انوار دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نہ بن پائے، تو یہ یقین رکھو کہ وہ تو بے شک تمہیں دیکھ رہا ہے۔

(صحیح البخاری، جلد01، باب سؤالِ جبریل النبیؐ، صفحہ19، مطبوعہ دار طوق النجاہ، بیروت)

سراج الدین علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1005ھ/1596ء) لکھتے ہیں: "وما عن ابن عباس (نهينا أن نصلي إلى النيام والمتحدثين) فمحمول في الأول على ما إذا خاف ظهور ما يضحكه من النائم أو يخجله إذا انتبه، وفي الثاني ما إذا رفعوا أصواتهم وخشي المصلي أن يزل في القراءة أو شغل البال" ترجمہ: اور جو حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ "ہمیں سونے اور گفتگو کرنے والوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے" تو سونے والوں کی جانب رُخ کرنے سے ممانعت اِس وجہ پر ہے کہ جب سونے والے سے کسی ایسی آواز (مثلاً

خراٹے) آنے کا اندیشہ ہو، جو اِسے ہنسا دے یا جب وہ اٹھے تو اِس نمازی کے سبب شرمندگی اٹھائے اور دوسری صورت میں ممانعت یوں ہے کہ جب گفتگو کرنے والے اپنی آواز بلند کریں اور نمازی کو خدشہ ہو کہ وہ قراءت بھول جائے گا یا اُس کا دل باتوں میں متوجہ ہو گا۔

(نهر الفائق، جلد 01، صفحہ 286، مطبوعہ دار الكتب العلمية، بيروت)

علامہ علاؤ الدین حصکفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں: تكره في اماكن ---زاد في الكافي: ومرابط دواب وإصطبل وطاحون "ترجمہ: چند جگہوں پر نماز پڑھنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ "الکافی" میں مزید مقامات یہ ہیں: جانوروں کے باڑے، اصطبل اور **جہاں چکی لگی ہو، وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔**

(در مختار مع رد المحتار، جلد 02، صفحہ 557.562، مطبوعہ دار الثقافة والتراث، دمشق)

اس کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:1252ھ/1836ء) نے لکھا: "لعل وجهه شغل البال بصوتها تأمل "ترجمہ: چکی کی صورت میں وجہِ کراہت یہ ہے کہ شاید چکی کی آواز سے اس کا دل قراءت سے ہٹ کر اِدھر اُدھر متوجہ ہو۔ اس مسئلہ پر خوب غور و فکر کرو۔

(رد المحتار مع در مختار، جلد 02، صفحہ 562، مطبوعہ دار الثقافة والتراث، دمشق)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:1340ھ/1921ء) نے لکھا: "ولذا خصوا الكراهة بحال الطحن "ترجمہ: اِسی لیے فقہائے کرام نے کراہت کو اُسی صورت سے مخصوص رکھا کہ جب چکی چل رہی ہو۔ **(جد الممتار، جلد 03، صفحہ 42، مطبوعہ دار الكتب العلميه، بيروت)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

14 جُمَادَی الثانی 1445ھ/27 دسمبر 2023

المفتی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darulitaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے